سوال

(79) نماز کے لئے بلانا کاروباری اوقات میں آجر کی اجازت؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لندن سے محمد سعید پوچھتے ہیں

۱۔ جب کوئی شخص نماز ادا کرنے جائے تو اسے دوسروں کو بلاوا دینا اس کے فرائض میں آتا ہے یا نہیں؟ اگر آتا ہے تو کتنی بار؟

۲۔ کیا کاروباری اوقات میں نماز ادا کرنے کے لئے اپنے آجر کی اجازت لینا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) نماز کا بلاوا دینا دو قسم کا ہے ایک بطور اطلاع ساتھیوں کو بتانا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ یہ تو ہر وقت اور ہمیشہ کرنا چاہئے اور ایسا بلاوا نیکی کا کام ہے تاکہ لوگ بروقت نماز ادا کرسکیں۔ خاص کر ایسے ملک یا جگہ میں جہاں اذان یا تو ہوتی نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو اس کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اس قسم کے بلاوے سے بہتر اذان ہے۔ بشرطیکہ وہاں اذان میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ ایسا دفتر یا گھر جہاں ماشاء اللہ رہنے والے یا کام کرنے والے مسلمان ہیں تو وہاں اذان کا اہتمام کرنا چاہئے اور اذان ہی کافی ہوگی۔ کسی دوسرے بلاوے کی ضرورت نہیں۔

دوسری قسم یہ کہ بلاوے سے مراد نماز کی ترغیب یا تلقین ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو نماز کی اہمیت سے آگاہ کرے اور انہیں پڑھنے کی ترغیب دے۔ لیکن یہ صرف نماز پڑھنے کے وقت ضروری نہیں بلکہ اسے کے علاوہ کسی مناسب وقت میں تلقین کرنی چاہئے ہاں اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت نماز کی طرف بلانے یا رغبت دلانے سے کوئی بھائی نمازی بن سکتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ نماز کے وقت اسے یہ فریضہ یاد دلایا جائے۔ لیکن یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس قسم کے لوگوں سے آپ کو واسطہ ہے اگر لڑائی جھگڑے یا فتنے فساد کا خطرہ ہے تو اس صورت میں اتمام حجت کے طور پر ایک دوبار کوشش کرکے پھر اسے سوچنے کا موقع اور مہلت دینی چاہئے۔

(۲) آجر یا مالک کی اجازت بنیادی طور پر ضروری ہے لیکن اگر آجر آپ کو نماز کی اجازت نہیں دیتا تو پھر اس مسئلے میں اس کا حکم ماننا ضروری نہیں کیونکہ:

''لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق'' (مشکوٰۃ للالبانی کتاب الامارۃ القضاء ص ۱۰۹۳ رقم الحدیث ۳۶۹۶)

''اللہ کی نافرمانی کرکے مخلوق کی بات ماننا درست نہیں۔''

اس لئے عبادت سے اگر کوئی روکے اگرچہ والدین ہی کیوں نہ ہوں تو اس بارے میں ان کی بات ٹھکرائی جا سکتی ہے۔ ویسے مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ملازمت کرنے سے پہلے ان باتوں کی وضاحت کر دے کہ وہ کام کے اوقات میں اپنے دینی فرائض پوری طرح ادا کرے گا۔ بہرحال چوری چھپے نماز پڑھنے کی بجائے اپنے آجر کو اطلاع دینی چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص203

محدث فتویٰ